صوفیائے کرام اور علماء ربانی

اہل دل کا روزہ

شیخ عمرؒ بن محمد شہاب الدین سہروردی کہتے ہیں:

عراق کے ایک بزرگ اور اُن کے ساتھیوں کا طریقہ یہ تھا کہ روزے رکھتے تھے، اور افطار سے پہلے اللہ کی طرف سے جو کچھ انہیں میسّر آجاتا، اسی پر اکتفا کرتے اور کھا لیتے۔ مباح اشیاء کو چھوڑ دینا اور حرام چیزوں سے افطار کرنا ادب کے خلاف ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ فرمایا کرتے تھے: عقلمندوں کا سونا اور افطار کرنا کیا ہی خوب ہے اور بعض اوقات بیوقوفوں کی شب بیداری اور روزے رکھنا کتنا نقصان دہ ہے۔ اہل یقین اور متقی لوگوں کا ذرا سا عمل فریب خوردہ لوگوں کے پہاڑ جتنے اعمال سے کہیں بڑھ کر ہے۔

حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں:

غیبت اور جھوٹ ایسی دو عادتیں ہیں جو روزے کو خراب کر دیتی ہیں۔ شیخ ابوطالب مکی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بات سننے اور بری بات کہنے کو حرام کھانے کے ساتھ شامل کیا ہے، اور فرمایا ہے: سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔ (وہ جھوٹی باتیں بہت سنتے اور حرام مال خوب کھاتے ہیں۔)

حدیث میں آیا ہے، دو عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں روزہ رکھا، دن کے آخر میں ان کی حالت غیر ہوگئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیج کر افطار کرنے کی اجازت مانگی۔ حضورؐ نے ایک پیالہ بھیجا اور فرمایا جو کچھ انہوں نے کھایا ہے اس میں قے کر دیں، چنانچہ ان میں سے ایک کی آدھی قے میں خالص خون اور آدھی میں تازہ گوشت برآمد ہوا۔ دوسری کی بھی یہی کیفیت تھی، لوگوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا، تو حضورؐ نے فرمایا: "ان دونوں نے روزہ رکھنے کے بعد حرام چیز سے روزہ افطار کیا تھا۔"

شیخ رویمؒ بیان کرتے ہیں:

میں دوپہر کے وقت بغداد کی ایک گلی میں سے گذرا، مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، ایک گھر کے دروازے پر دستک دی، اور پانی مانگا، ایک کنیز نیا آبخورہ ٹھنڈے پانی کا بھر کر لائی، میں نے پانی لینے کے

لئے ہاتھ بڑھایا، تو کہنے لگی: "صوفی ہو کر دن کے وقت پانی پیتے ہو۔" یہ کہہ کر اس نے آبخورہ پھینکا اور چل گئی، میں پانی پانی ہو کر رہ گیا۔"

سید علی ہجویریؒ فرماتے ہیں:

"محض کھانے پینے سے روزہ رکھ لینا اور روزے کے آداب اور شرائط کی پابندی نہ کرنا بچوں اور جاہلوں کا مشغلہ ہے۔ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دنیوی اور نفسانی خواہشات سے باز رہے اور روزے کے دوران حرام چیزوں سے قطعی اجتناب کرے۔ اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو نفلی روزے رکھتا ہے، لیکن فرضی روزے چھوڑ دیتا ہے۔"

شیخ یحییٰ بن معاذ کا قول ہے:

"جب صوفی بسیار خوری میں مبتلا ہو جاتا ہے، تو فرشتے از راہِ شفقت اس پر اشکباری کرتے ہیں۔ اور جو کھانے کی حرص میں مبتلا ہو گیا، وہ آتشِ خواہش میں جل گیا۔ شکم سیری نفس کی ایسی نہر ہے جس پر شیطان کا گزر ہوتا ہے، اور روزہ روح کی وہ نہر ہے جس پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

طالب حق افطار کے موقع پر کھانا کھانے کے بعد جب محسوس کرے کہ اس کے باطن میں تبدیلی آگئی ہے اور اس کا نفس بندگی کے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کر رہا ہے، تو وہ دل کے بدلے ہوئے مزاج کا علاج نماز، تلاوتِ قرآن، توبہ واستغفار اور ذکر و اذکار سے کرے۔

روزہ عالمی اجتماعی نوعیت رکھتا ہے۔ اسکی ایک مخصوص فضا ہے جس میں روزے کی مشقت آسان ہو جاتی ہے، دل نرم پڑ جاتے ہیں، نفس خشوع و خضوع، عبادت و طاعت اور نیکی اور انسانی ہمدردی کیطرف جھک جاتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ کی گہری نظر نے اس حقیقت کو پا لیا تھا، وہ حجۃ اللہ البالغہ میں حدیث: اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ۔ (جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "روزہ جب ایک رسم بن جاتا ہے، تو دوسری بیشمار رسوم کیطرح بے جان ہو کر رہ جاتا ہے، لیکن جب کوئی قوم پورے التزام، احساس و شعور اور احتسابِ نفس کیساتھ روزہ رکھتی ہے، تو اس کے شیاطین پابہ زنجیر ہو جاتے ہیں، اس کی جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس پر آگ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔"

روزہ دار کے مقدر میں دو خوشیاں لکھ دی گئی ہیں: ایک اسوقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اسوقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔

سید ابوالحسن علی ندوی